Gmail by Google

۵۶ ب
۳۵/۱۰/۲۳

Darul ifta Darul uloom <daruliftadarululoom@gmail.com>

(no subject)

Abdulrahaman Abdulrahaman <faqeerabdulrahaman@gmail.com> 13 August 2014 at 18:28
To: Darul ifta Darul uloom <daruliftadarululoom@gmail.com>

السلام علیکم: مشرق وسطیٰ میں درآمد شدہ مرغی کا گوشت ہاتھ سے ذبح کیاہوانہیں ہوتا لیکن ہرکوئی کھاتاہے
کیونکہ عمومی فتویٰ اس کے حلا ل ہونے کاہے اور ہرطرح کی پیکنگ پر لکھاہوتاہے کہ یہ گوشت حلا ل ہے،
کیااس طرح کاگوشت کھاناجائزہے ؟

دار الافتاء
فتویٰ نمبر ۱۰۰/۲۷۲

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیا

آجکل مختلف ملکوں میں مشینی ذبیحے کے جو فارم ہیں ان سے نکلے ہوئے مرغیوں کے گوشت کو نہ مطلقاً حلال کہا جاسکتا ہے نہ مطلقاً حرام، جن فارموں میں شرعی شرائط کا لحاظ رکھا جاتا ہو ان کی مرغیوں کا گوشت حلال ہے، اور جہاں یہ شرائط نہ پائی جائیں وہاں کے گوشت کو حلال نہیں کہا جاسکتا، ان شرائط کی تفصیل ''حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مد ظلہم'' کی کتاب ''احکام الذبائح'' میں مذکور ہے جن کا خلاصہ یہ ہے کہ:

ا۔ جانور ذبح ہونے سے پہلے بے ہوش کرنے کے دوران مر نہ جاتا ہو بلکہ وہ ذبح ہونے تک زندہ ہو۔

۲۔ ذبح کی نسبت معقول طریقے سے کسی انسان کی طرف کی جاسکتی ہو چاہے مسلمان ہو یا کوئی اہلِ کتاب یہودی یا نصرانی ہو، اور عیسائیت یا یہودیت پر قائم ہو، دہریہ اور لامذہب نہ ہو۔

۳۔ ذبح کرنے والے نے ہر جانور کے ذبح کرتے وقت خالص اللہ کا نام لیا ہو۔

۴۔ جانور کے گلے کی چار رگوں میں سے کم سے کم تین کٹی ہوں۔

۵۔ بسم اللہ اور ذبح کے درمیان بہت زیادہ فاصلہ نہ ہو۔ (تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو ''احکام الذبائح'' مصنفہ ''حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مد ظلہم'')

لہٰذا جن مرغیوں کے بارے میں صراحت کے ساتھ معلوم ہو کہ یہ ان شرائط کے مطابق ذبح کی گئی ہیں ان کا کھانا جائز ہے، اور جن کے بارے میں صراحت سے معلوم ہو کہ مذکورہ شرائط کی خلاف ورزی کی گئی ہے تو ان کا کھانا جائز نہیں۔

البتہ اگر کوئی گوشت مسلمانوں کی طرف سے حلال سرٹیفکیٹ کے ساتھ فروخت کیا جا رہا ہو اور یہ تفصیل معلوم نہ ہو کہ جس فارم میں وہ ذبح کیا گیا ہے اس میں شرعی شرائط پوری ہوئی ہیں یا نہیں، تو چونکہ بکثرت غیر مسلم ممالک سے ایسا گوشت درآمد ہوتا ہے، اور بہت سی مثالیں ایسی سامنے آئی ہیں جن میں غیر ذمہ دارانہ طور پر حلال کے سرٹیفکیٹ جاری کر دیئے گئے ہیں، اس لئے احتیاط اس میں ہے کہ ایسی مرغی کے گوشت سے پرہیز کیا جائے، لیکن ایسی صورت میں حاجت کے وقت خریدار کو اسکے کھانے میں معذور قرار دینے کی گنجائش ہے۔

دار الافتاء
جامعہ دار العلوم کراچی

جسکی وجوہات مندرجہ ذیل ہیں:

(۱) مسلمان ملک میں حلال کہہ کر گوشت بیچا یا کھلایا جارہا ہو تو اسمیں اصل یہ ہے کہ وہ حلال ہو، اور عام حالات میں یہ تحقیق ضروری نہیں ہے کہ وہ کہاں ذبح ہوا؟ اور کس نے کس طرح ذبح کیا؟ جیسا کہ مندرجہ ذیل عبارات سے معلوم ہوتا ہے۔

صحيح البخاري-(١ / ١٩٧)

٥٥٠٧ - حدثنا محمد بن عبيد الله حدثنا أسامة بن حفص المدني عن هشام بن عروة عن أبيه عن عائشة رضي الله عنها أن قوما قالوا للنبي صلي الله عليه وسلم إن قوما يأتونا باللحم لا ندري أذكر اسم الله عليه أم لا فقال سموا عليه أنتم وكلوه قالت وكانوا حديثي عهد بالكفر،

فتح الباري – ابن حجر – (٩ / ٦٣٥)

ويستفاد منه أن كل ما يوجد في اسواق المسلمين محمول على الصحة وكذا ما ذبحه اعراب المسلمين لأن الغالب إنهم عرفوا التسمية وبهذا الأخير جزم بن عبد البر فقال فيه أن ما ذبحه المسلم يؤكل ويحمل على أنه سمي لأن المسلم لا يظن به في كل شيء الا الخير حتى يتبين خلاف ذلك

المستدرك على الصحيحين للحاكم (٤/ ١٤٠)

٧١٦٠ - حدثنا أبو العباس محمد بن يعقوب، ثنا الربيع بن سليمان، ثنا أسد بن موسى، ثنا مسلم بن خالد، حدثني زيد بن أسلم، عن سمي، عن أبي صالح، عن أبي هريرة، رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: «إذا دخل أحدكم على أخيه فأطعمه طعاما فليأكل منه ولا يسأله عنه وإن سقاه شرابا فليشرب منه ولا يسأله عنه» هذا حديث صحيح الإسناد ولم يخرجاه، وله شاهد صحيح على شرط مسلم وحده "

[التعليق - من تلخيص الذهبي]

٧١٦٠ – صحيح

مجمع الزوائد – (٨ / ٣٢٩)

١٣٦٣٢ - عن أبي هريرة قال : قال رسول الله صلى الله عليه و سلم : إذا دخل أحدكم على أخيه المسلم فأطعمه طعاما فليأكل من طعامه ولا يسأل عنه وإن سقاه شرابا فليشرب من شرابه ولا يسأل عنه

رواه أحمد وأبو يعلى وفيه مسلم بن خالد الزنجي وثقه ابن معين وغيره وضعفه أحمد وغيره وبقية رجالهما رجال الصحيح